Vol.5 No.2 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

رسول اللہ کی دعاؤں کی قبولیت کے حسی مظاہر

SENSORY MANIFESTATIONS OF THE ACCEPTANCE OF THE PROPHETIC SUPPLICATIONS

1. **Nafees Ahmad bin Muhammad Yousaf**

Senior Research Scholar of ‘’Baitul Quran’’ Lahore, Pakistan

2. **Dr. Muhammad Samiullah**

Assistant Professor Islamic Thought & Civilizaiton, University of Management & Technology, Lahore

Abstract:

Praise and thanks be to the Creator of the universe and peace and blessings be upon Muhammad (PBUH) that he taught his ummah the method and manners of supplicating to Allaah. Ask Allah Almighty for His servants. It is very pleasing to Him. It is a complete expression of humility and helplessness in the presence of Allah Almighty and full of need and misery, and believing that everything is under His control. The title of the collection of all is the place of worship, which is supreme in all places. Prayer is the essence and special manifestation of worship. The Holy Prophet (PBUH) is the Imam of this place, that is, he is superior to everyone in this special attribute. The most important attribute of the Prophet (peace and blessings of Allaah be upon him) is the state of supplication. He did it himself and the people felt the signs of acceptance of his prayers When the Creator of the universe, Allah, the Lord of Glory, created man with His noble creatures, at the same time not only instructed him in prayers, but also taught him the ways and means of asking, murmuring, and calling out to Him. By writing on this subject, I want to prove that the supplications of the Holy Prophet (PBUH) are a source of knowledge. Are proofs and miracles of the Prophet Because no human being can ask for such prayers with his personal intellect and personal thinking as the Holy Prophet (PBUH) asked for and urged his ummah to perform those prayers. We have a lot of books on this subject. Scholars have written a lot on the subject of du'a, but this style and manner has not shed light on the subject of raising one's hands for du'a from here and accepting it immediately. This topic is very unique because it has been awarded a certificate.

Keywords: ***Prophetic suplications, Sensory manifestations, Seerah Nabviyyah, supplications, effects of prays***

1. تعارف:

انسان کی زندگی میں بسا اوقات کچھ ایسے لمحات وواقعات پیش آجاتے ہیں، کہ وہ دنیاوی ذرائع اور وسائل کی کثرت کے باوجود اپنے آپ کو بے بس اور مجبور محض محسوس کرتا ہے۔ اس عالم بے ساختہ میں اس کے ہاتھ دعا کے لیے اٹھتے ہیں اور اس کی زبان پر چند دعائیہ کلمات اداء ہوتے ہیں۔ اس صورت حال میں اپنے سے کسی بالاتر ہستی کو پکارنا، دعا اور مناجات کے زمرے میں شامل ہے۔ دنیا کے ہر مذہب میں دعا کا یہ تصور موجود رہا ہے، مگر اسلام نے دعا کی حقیقت کو ایک مستقل عبادت کا درجہ عطا کیا ہے۔

خالق کائنات اللہ رب العزت نے جب اپنی اشرف المخلوقات انسان کو پیدا کیا تو اس کے ساتھ ہی اس کو مناجات کی نہ صرف تلقین کی بلکہ اپنی بارگاہ سے مانگنے، گڑگڑانے، پکارنے کے طریقے اور اسالیب بھی سکھلائے۔

مثلاً جب آدم ؑ سے خلد بریں میں حکم عدولی کا ارتکاب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے آدم ؑ کو خود دعا سکھلائی کہ حکم عدولی کا کفارہ اور تلافی اس انداز میں ہو سکتی ہے

-

﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا۔ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ 1

"ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم بہت نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں"۔

اس کے بعد اللہ رب العزت نے خالق اور مخلوق کے رشتے کو استوار رکھنے کے لیے کبھی انبیاء کو دعائیں سکھلائیں اور کبھی ان کی امتوں کو۔ ایک بات یہاں بہت قابل غور ہے کہ اللہ نے انسانوں کو خود دعائیں سکھلائیں ہیں اور سکھلائی ہی اس لیے ہیں کہ ان کو قبول کیا جائے۔

لیکن دعاؤں کی قبولیت کے لیے بھی نظام قدرت میں عجب ہی مصلحتیں اور حکمتیں نظر آتی ہیں۔ کوئی اتنا مستجاب الدعوات ہوتا ہے کہ کہ ادھر سے زبان سے دعا نکلی اور ادھر قبولیت کے آثار نمایاں ہو جاتے ہیں۔

اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دعا تو انسان کرتا ہے مگر اس کے مقبولیت کے آثار جلد نمودار نہیں ہوتے اس کا مطلب یہ نہیں کہ دعائیں رد کر دی جاتی ہیں صالح اور نیک دعاؤں کو کبھی رد نہیں کیا جاتا البتہ ان کی قبولیت کے لیے اللہ رب العزت کا ایک اپنا معیار ہے کس کو کب کتنا دینا ہے یہ مالک ہی بہتر جانتا ہے۔ کس کو کب کہاں سے اور کیسے شفاء دینی ہے اس شافع کو ہی بہتر معلوم ہے کس کو کب کہاں سے رزق دینا ہے دعاؤں اور التجاؤں کے باوجود رزّاق کو بخوبی اندازہ ہے کہ دعاؤں کی اثر آفرینی کب ظاہر کرنی ہے یہ اللہ رب العزت کی بالعموم سنت ہے۔ لیکن بعض

Vol.5 No.2 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

مخصوص مقربین کے ساتھ قرب اور محبت کے فیصلے بھی الگ ہوتے ہیں مقربین کی اس جماعت میں انبیاء بھی ہیں، صالحین بھی ہیں، اولیاء بھی ہیں، متقین بھی ہیں، عابدین بھی ہیں اور شاکرین بھی ہیں لیکن اس جماعت کو بھی اگر تخصص کے نقطے پہ لایا جائے تو اس مقام پر صرف ختم المرسلین، شفیع المذنبین، رحمۃ اللعالمین ﷺ ہی کھڑے ہوئے نظر آتے ہیں کہ ادھر سے بارگاہ الٰہی میں دعا کی اور دوسرے ہی لمحے اس کی قبولیت کے حسی مظاہر سامنے آگئے۔ جس کو کبھی صاحب بصارت لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور صاحب بصیرت لوگوں نے دلوں کی نگاہ سے دیکھا اور محسوس کیا۔

2. قریش مکہ پر عذاب دور ہونے کی رسول اللہ ﷺ کی دعا کی قبولیت کے حسی مظاہر۔

قریش مکہ نے مسلمانوں اور پیغمبر اسلام کو ستانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی تھی اس لیے انکی ہدایت کے لیے ایک ہی راستہ تھا کہ ان پر کوئی ہلکا پھلکا عذاب آئے جو انہیں خواب غفلت سے جگادے چنانچہ آپ ﷺ انکے لیے ایسے قحط کی بد دعا کی جیسا یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں پڑا تھا۔ چنانچہ قحط کی نوبت یہاں تک پہنچی کہ لوگ ہڈیاں تک کھانے لگے۔ لوگ آسمان کی طرف نظر اٹھاتے لیکن بھوک اور فاقہ کی شدت کی وجہ سے دھویں کے سوا اور کچھ نظر نہ آتا۔ پھر ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! قبیلہ مضر کے لیے بارش کی دعا کیجیئے کہ وہ برباد ہو چکے ہیں۔ تو نبی کریم ﷺ نے انکے لیے دعا فرمائی اور آپ ﷺ کی دعا کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے آسمان سے بارش نازل فرمائی اور قریش سے عذاب دور ہو گیا اور لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی دعا کی قبولیت کے مظاہر کو محسوس کر لیا۔

عَنْ عَبْدُ اللهِ إِنَّمَا كَانَ هَذَا لِأَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَعْصَوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنْ الْجَهْدِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى { فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ } قَالَ فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَسْقِ اللَّهَ لِمُضَرَ فَإِنَّهَا قَدْ هَلَكَتْ قَالَ لِمُضَرَ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ فَاسْتَسْقَى لَهُمْ فَسُقُوا فَنَزَلَتْ {إِنَّكُمْ عَائِدُونَ} فَلَمَّا أَصَابَتْهُمْ الرَّفَاهِيَةُ عَادُوا إِلَى حَالِهِمْ حِينَ أَصَابَتْهُمْ الرَّفَاهِيَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ { يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ } قَالَ يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ)[2]

عبداللہ بن مسعود سے نے بیان کیا کہ `یہ (قحط) اس لیے پڑا تھا کہ قریش جب رسول اللہ ﷺ کی دعوت قبول کرنے کی بجائے شرک پر جمے رہے تو آپ ﷺ نے ان کے لیے ایسے قحط کی بد دعا کی جیسا یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں پڑا تھا۔ چنانچہ قحط کی نوبت یہاں تک پہنچی کہ لوگ ہڈیاں تک کھانے لگے۔ لوگ آسمان کی طرف نظر اٹھاتے لیکن بھوک اور فاقہ کی شدت کی وجہ سے دھویں کے سوا اور کچھ نظر نہ آتا اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

﴿ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾[3]

"تو آپ انتظار کریں اس روز کا جب آسمان کی طرف نظر آنے والا دھواں پیدا ہو جو لوگوں پر چھا جائے، یہ ایک دردناک عذاب ہو گا جب پھر ان میں خوشحالی ہوئی تو شرک کی طرف لوٹ گئے (اور اپنے ایمان کے وعدے کو بھلا دیا) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی

﴿ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ ﴾[4]

"جس روز ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے (اس روز) ہم پورا بدلہ لے لیں گے۔" بیان کیا اس آیت سے مراد بدر کی لڑائی ہے"۔

مندرجہ بالا حدیث سے ثابت ہوا اس وقت کے کفار اور سرداران قریش نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دعا کی درخواست کی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نہ صرف آپ کی دعا کو قبول فرمایا بلکہ آپ ﷺ کی دعا کی قبولیت کے حسی مظاہر بھی اہل نظر نے دیکھ لیے اور آپ ﷺ کی دعا کی وجہ سے نہ صرف عذاب دور ہو گیا بلکہ باران رحمت سے پورا علاقہ بھی مستفیذ ہوا اور قحط سالی بھی ختم ہو گئی۔

2.1 قبیلہ بنو ثقیف کے حق میں رسول اللہ ﷺ کی دعا کی قبولیت کے حسی مظاہر۔[5]

رمضان المبارک ۹ ہجری میں انیس آدمیوں پر مشتمل بنی ثقیف کا وفد بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا۔ اس وفد کی آستانۂ اسلام پر حاضر ہونے کی تاریخ اسلام میں خاص اہمیت ہے۔ ثقیف طائف کا بڑا نامور اور جنگجو قبیلہ تھا۔ ۱۰ نبوت میں قبیلہ کے سرداروں عبدیالیل، مسعود اور حبیب نے نہ صرف دعوت حق کو رد کر دیا تھا بلکہ حضور ﷺ سے ایسا نازیبا سلوک بھی کیا تھا کہ انسانیت سر پیٹ کر رہ گئی تھی۔ تاہم رحمت عالم ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی تھی کہ "خدایا بنی ثقیف کو ہدایت عطا فرما اور ان کو میرے پاس بھیج۔" صلح حدیبیہ کے موقع پر اسی قبیلہ کے ایک رئیس عروہ بن مسعود قریش کی طرف سے سفیر ہو کر حضور ﷺ کے پاس آئے تھے۔ جب واپس گئے تو قریش کو بتایا:

"میں دنیا کے بہت سے بادشاہوں کے درباروں میں گیا ہوں لیکن محمد ﷺ کے ساتھ ان کے ساتھیوں کو جو عقیدت ہے وہ میں نے کہیں نہیں دیکھی۔ محمد وضو کرتے ہیں تو لوگ پانی پر اس طرح ٹوٹ پڑتے ہیں کہ اس کا ایک قطرہ زمین پر نہیں گرنے پاتا۔ محمد تھوکتے ہیں تو لوگ فرط عقیدت سے اسے ہاتھوں اور چہرے پر مل لیتے ہیں۔ محمد ﷺ بولتے ہیں تو لوگ ساکت و صامت ہو جاتے ہیں۔ محمد ﷺ کوئی حکم دیتے ہیں تو ہر شخص اس کی تعمیل کے لئے دیوانہ وار لپکتا ہے"۔

عروہ اسلام سے متاثر تو اسی وقت ہو گئے تھے لیکن قبول اسلام کا شرف اس وقت حاصل ہوا جب حضور ﷺ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ اسلام لا کر واپس گئے اور اپنے قبیلے کو بھی اسلام کی دعوت دی۔ جواب تیروں کی بوچھاڑ کی صورت میں ملا اور وہ شہید ہو گئے۔ اس کے بعد بنو ثقیف نے غزوہ حنین میں ہوازن کا ساتھ دیا۔ ہوازن کی شکست کے بعد حضور نے طائف کا محاصرہ کر لیا۔ ان لوگوں نے اپنے قلعے کی برجیوں سے مسلمانوں پر آگ اور تیروں کا مینہ برسا دیا۔ لیکن جب حضور ﷺ نے ان کے درختوں کو کاٹنے کا حکم دیا تو انہوں نے آپ ﷺ کو پیغام بھیجا "خدا کے لئے ہمیں ہماری روزی سے محروم نہ کریں۔

حضور نے ان خوف ناک دشمنوں کی استدعا قبول فرمالی اور محاصرہ اٹھا کر مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔ اہل طائف کو اب اپنی قدرِ عافیت معلوم ہو گئی تھی قریب قریب سارا عرب حلقہ بگوش اسلام ہو چکا تھا۔ اور وہ سمجھ گئے تھے کہ اب مسلمانوں سے مقابلہ ان کے بس کا روگ نہیں ہے۔ اسی بے بسی کے احساس نے انہیں وفد کی صورت میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہونے پر مجبور کیا۔ عبدیالیل کی قیادت میں جب یہ وفد مدینہ کے قریب مقام ذی حرص میں پہنچا تو ان کی ملاقات حضرت مغیرہ بن شعبہ سے ہوئی جو وہاں اونٹ چرا رہے تھے۔ انہیں وفد کے آنے

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

کی غرض وغایت معلوم ہوئی تو اس قدر خوش ہوئے کہ حضور ﷺ کو اطلاع دینے کے لئے مدینہ کی طرف دوڑ پڑے۔ راستے میں ابو بکر صدیق مل گئے۔ انہوں نے پوچھا "خیر تو ہے اس طرح بے تحاشا کیوں بھاگ رہے ہو۔" حضرت مغیرہؓ نے واقعہ بیان کیا تو صدیق اکبرؓ نے انہیں قسم دے کر کہا کہ یہ خوش خبری مجھ کو پہنچانے دو۔

گویا کہ سیدنا ابو بکر صدیقؓ کو رسول اللہ ﷺ کی وہ دعا یاد آگئی جو آپ ﷺ نے طائف کے لوگوں کے حق میں فرمائی تھی کہ آج رسول اللہ ﷺ کی دعا کی قبولیت کے حسی مظاہر کو بچشم خود دیکھنے کا موقع ملنے والا تھا۔

أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ قَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ مَا لَقِيتُ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ ذَلِكَ فِيمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمْ الْأَخْشَبَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا)[6]

" ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا کہ کیا معرکہ اُحد کے دن سے زیادہ سخت کوئی دن آپ ﷺ پر گزرا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے تمہاری قوم کی طرف سے جو ملا ہے سو ملا ہے لیکن سب سے شدید تر دن جو میں نے اُن سے پایا وہ وادیِ عقبہ کا دن تھا (حج میں شیطان کو کنکری مارے جانے والے تین ستونوں میں سے ایک ستون اسی "عقبہ" وادی کی طرف منسوب ہے جس کو جمرۃ العقبہ کہا جاتا ہے) میں نے اُس دن اپنی جان کو "عبد یالیل بن عبد کلال" کے سامنے پیش کیا تھا لیکن اُس نے میری دعوت قبول نہیں کی۔ (یہ واقعہ سیرت کی کتابوں میں سفر طائف کے نام سے جانا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے یہ سفر حضرت خدیجہؓ اور حضرت ابو طالب کی وفات کے بعد سن 10 نبوی میں یعنی ہجرت سے تین سال پہلے فرمایا تھا۔ مغازی میں موسی بن عقبہؒ نے امام زہریؒ کا قول نقل کیا ہے کہ جب ابو طالب کی وفات ہو گئی تو آپ ﷺ نے طائف کے سفر کا ارادہ کیا۔ آپ ﷺ کو امید تھی کہ اعیانِ طائف آپ کی دعوت قبول کریں گے اور مدد کے لیے تیار ہو جائیں گے۔ آپ ﷺ ساداتِ طائف بنو ثقیف کے تین سردار بھائیوں کے پاس تشریف لے گئے جن کے نام عبد یالیل، حبیب اور مسعود تھے اور جو عمرو کے بیٹے تھے۔ آپ ﷺ نے ان تینوں سرداروں کے سامنے اپنی دعوت رکھی اور اپنی قوم قریش کی زیادتیوں کا تذکرہ کیا، لیکن اِن سبھی نے آپ ﷺ کے ساتھ اہانت آمیز معاملہ کیا اور بد تہذیبی کے انداز میں انکار کر دیا میں شدید رنج والم کی حالت میں وہاں سے چل دیا اور "قرن الثعالب" (قرن الثعالب علاقہ نجد سے حج وعمرہ کرنے والوں کی میقات ہے۔ فقہ کی کتابوں میں اس کو "قرن المنازل" بھی کہا جاتا ہے۔ فی الوقت سعودی حکومت میں یہ "السیل الکبیر" کے نام سے معروف ہے) مقام پر پہنچنے کے بعد ہی مجھے ہوش آیا۔ میں نے اپنا سر اٹھایا تو دیکھا کہ ایک بادل مجھے سایہ کیے ہوئے ہے، میں نے دیکھا کہ جبریل مجھے پکار رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں: اللہ تعالی نے سب سن لیا ہے کہ تم نے اپنی قوم سے کیا کہا اور انہوں نے تمہیں کیا جواب دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ پہاڑوں کا فرشتہ آپ ﷺ کے پاس بھیجا ہے تا کہ آپ جو چاہیں اس کے ذریعہ سے قوم کو سزا دلوائیں۔ اس کے بعد پہاڑوں کے فرشتے نے مجھے آواز دی اور کہا: اے محمدؐ، اب سب آپ کی مشیت پر ہے، چاہیں تو میں دونوں "اخشبین" نامی پہاڑوں کو ان پر ملا دوں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی صلب سے ایسی نسل پیدا فرمائے گا جو خدائے واحد کی پرستار ہو گی اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرے گی۔"

چنانچہ انہوں نے جب حضور ﷺ کو بنو ثقیف کے آنے کی اطلاع دی تو آپ بھی بے حد مسرور ہوئے اور حکم دیا کہ ان لوگوں کو مسجد نبوی میں خیمے نصب کر کے ٹھہرایا جائے۔ تا کہ قرآن کی آواز ان کے کانوں میں پڑتی رہے اور مسلمانوں کی نماز میں محویت دیکھ کر ان پر اثر پڑے۔ یہ لوگ فی الواقع حضور ﷺ کی اس تدبیر سے اسلام سے بڑے متاثر ہوئے۔ لیکن ان کے اسلام قبول کرنے میں رسول اللہ ﷺ کی اس دعا کر بڑا عمل دخل تھا جو رسول اللہ ﷺ نے ان کے حق میں فرمائی تھی اور اللہ سبحانہ وتعالی نے رسول اللہ ﷺ کی دعا کی قبولیت کے حسی مظاہر کو اہل ایمان کے سامنے رکھ دیا اور قبیلہ بنو ثقیف حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔

2.2 قبیلہ بنو دوس کے لیے آپ ﷺ کی قبولیت کے حسی مظاہر۔

طفیل بن عمرو دوسیؓ سردار قبیلہ دوس جب مشرف باسلام ہو کر جب اپنی قوم میں واپس جانے لگے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی قوم میں دعوت اسلام دینے کی اجازت طلب کی اور واپس اپنے قبیلہ میں چلے گئے اور وہاں جا کر انہوں نے دعوت وتبلیغ کا سلسلہ جاری وساری رکھا مگر ان کی قوم اسلام کی دعوت سے بالکل متاثر نہ ہوئی اور وہ دل شکستہ ہو گئے اور بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی! یا رسول اللہ ﷺ قوم دوس کے حق میں بد دعا فرمائیں انہوں نے نہ صرف اسلام قبول کرنے سے انکار کیا ہے بلکہ وہ مجھے بہت ستاتے ہیں۔

لیکن رسول اللہ ﷺ نے پیغمبرانہ عظمت کے ساتھ دعا کی اور فرمایا:

عَنْ هُرَيْرَةَ ؓ قَدِمَ طُفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ دَوْسًا عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهَا فَقِيلَ هَلَكَتْ دَوْسٌ قَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ)[7]

سیدنا ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ طفیل بن عمرو دوسیؓ اپنے ساتھیوں کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! قبیلہ دوس کے لوگ سرکشی پر اتر آئے ہیں اور اللہ کا کلام سننے سے انکار کرتے ہیں۔ آپ ان پر بد دعا کیجئے! بعض صحابہؓم نے کہا کہ اب دوس کے لوگ برباد ہو جائیں گے۔ لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: اللهم اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ

" اے اللہ! دوس کے لوگوں کو ہدایت دے اور انہیں دائرہ اسلام کھینچ لا۔"

چنانچہ رسول اللہ ﷺ دعا قبول ہوئی اور جب سیدنا طفیل بن عمرو الدوسیؓ اپنے قبیلے میں واپس پہنچے تو انہوں نے رسول للہ ﷺ کی دعا کی قبولیت کے حسی مظاہر کو یوں محسوس کیا وہ کہتے ہیں میرا پورا قبیلہ مشرف باسلام ہو گیا۔

2.3 سیدنا عمرؓ کا قبول اسلام اور رسول اللہ ﷺ کی دعا کی قبولیت کے حسی مظاہر:

JAHAN E TAHQEEQ
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.5 No.2 2022

ابتدائے اسلام میں جب اسلام اور مسلمان دونوں کمزور تھے اور مشرکین مکہ اپنی طاقت اور افرادی قوت کی وجہ سے مسلمانوں کو مشق ستم بنائے ہوئے تھے تو ایسے حالات میں مسلمانوں کو اسلام کا بول بالا کرنے اور مسلمانوں کو کفار کے ظلم کی چکی سے نکالنے کے لیے افرادی طاقت کی ضرورت تھی تو رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالی سے دعا کی اور اللہ تعالی نے اپنے حبیب ﷺ کی دعا کو نہ صرف قبول کیا بلکہ اس دعا کی قبولیت کے حسی مظاہر نے اہل ایمان میں ایک نیا ولولہ اور نیا جذبہ پیدا کر دیا۔

دعائے رسول ﷺ قبول ہوئی اور دیکھنے والوں نے دیکھا ظلم وطغیان کے سیاہ بادلوں کی اس گھمبیر فضا میں ایک اور برق تاباں کا جلوہ نمودار ہوا جس کی چمک پہلے سے زیادہ خیرہ کن تھی، یعنی سیدنا عمر ؓ مسلمان ہوگئے۔ انکے اسلام لانے کا واقعہ 6 سن نبوی کا ہے۔[8]

سیدنا عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

عَنْ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «اللَّهُمَّ أَعِزَّ الإِسْلاَمَ بِأَحَبِّ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ» قَالَ: وَكَانَ أَحَبَّهُمَا إِلَيْهِ عُمَرُ)9

اللہ رب العزت نے رسول اللہ ﷺ کی یہ دعا قبول فرمائی اور سیدنا عمر ؓ مسلمان ہوگئے۔ اللہ کے نزدیک ان دونوں میں زیادہ محبوب سیدنا عمر ؓ تھے۔

یہ تھا رسول اللہ ﷺ کی دعا کی قبولیت کا حسی مظاہرہ جسے سیدنا خباب ؓ نے محسوس کیا اور عمر بن خطاب ؓ کے قبول اسلام کی صورت میں اس کا نتیجہ نکلا۔

2.4 ہجرت مدینہ کے بعد مدینہ اور اہل مدینہ کے لیے رسول اللہ ﷺ کی دعا کی قبولیت کے حسی مظاہر۔

جب آپ صلی ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مدینہ منورہ تشریف لائے تو مدینہ کے قیام کے زمانہ میں حضرت ابو بکر اور بلال ؓ ما بخار میں مبتلا ہوگئے یہ ایک سخت قسم کا بخار تھا جو وباء کی شکل میں اہل مدینہ کو آتا تھا اور جس کو آتا تھا کمزور کر دیا کرتا تھا، جس سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مدینہ منورہ سے بددل ہونے کا بھی اندیشہ تھا، اس موقع پر آپ ﷺ نے دعا فرمائی:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَتْ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَعَ عَنْهُ الْحُمَّى يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ وَيَقُولُ أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ) 10

سیدہ عائشہ ؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو ابو بکر ؓ اور بلال ؓ کو بخار ہو گیا۔ بیان کیا کہ پھر میں ان کے پاس)عیادت کے لیے (گئی اور پوچھا، محترم والد بزرگوار آپ کا مزاج کیسا ہے؟ بلال ؓ سے بھی پوچھا کہ آپ کا کیا حال ہے؟ بیان کیا کہ جب ابو بکر ؓ کو بخار ہوا تو وہ یہ شعر پڑھا کرتے تھے "ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے اور موت اس کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے۔ "اور بلال ؓ کو جب افاقہ ہوتا تو یہ شعر پڑھتے تھے "کاش مجھے معلوم ہوتا کہ کیا پھر ایک رات وادی میں گزار سکوں گا اور میرے چاروں طرف اذخر اور جلیل)مکہ مکرمہ کی گھاس (کے جنگل ہوں گے اور کیا میں کبھی مجنہ)مکہ سے چند میل کے فاصلہ پر ایک بازار (کے پانی پر اتروں گا اور کیا پھر کبھی شامہ اور طفیل)مکہ کے قریب دو پہاڑوں (کو میں اپنے سامنے دیکھ سکوں گا۔ "عائشہ ؓ نے بیان کیا کہ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو اس کی اطلاع دی آپ ﷺ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! ہمارے دل میں مدینہ کی محبت بھی اتنی ہی کر دے جتنی مکہ کی محبت ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کی آب وہوا کو ہمارے موافق کر دے اور ہمارے لیے اس کے مد اور صاع میں برکت عطا فرما، اللہ اس کا بخار کہیں اور جگہ منتقل کر دے اسے مقام جحفہ میں بھیج دے۔"

اللہ پاک نے اپنے حبیب پاک ﷺ کی دعا قبول فرمائی اور اس کے حسی مظاہر کو اس وقت آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے محسوس کیا کہ مدینہ نہ صرف آب وہوا بلکہ ہر لحاظ سے ایک جنت کا نمونہ شہر بن گیا اور اللہ نے اسے ہر قسم کی برکتوں سے نوازا اور سب سے بڑی بات جو رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کی قبولیت کے حسی مظاہر کی ہے وہ یہ کہ آج بھی اگر کوئی امن اور سکون اور طمانیت کے قلب کا متلاشی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کی قبولیت کے حسی مظاہر کو محسوس کرنا چاہتا ہے تو مدینہ طیبہ جا کر دیکھ سکتا ہے اور دیکھنے والا دیکھتا ہی رہ جائے گا اور جب مدینہ طیبہ اور اطراف واکناف مدینہ میں سکون اور اطمینان محسوس کرے گا تو بے ساختہ پکار اٹھے گا کہ واقعی یہ رسول اللہ ﷺ کی دعا کی قبولیت کے حسی مظاہر ہیں۔

2.5 معرکہ بدر میں نصرت الٰہی اور رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کی قبولیت کے حسی مظاہر۔

اسی طرح اگر ہم رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کی قبولیت کے حسی مظاہر کی بات کریں تو میدان بدر میں رسول اللہ ﷺ کا دعا کرنا اور اس کا قبول ہونا یقیناً اہل ایمان کے دلوں میں جذبہ ایمان اور حلاوت ایمان کا باعث ہے۔ کہ جب اہل ایمان باوجود تعداد کی کمی کے اور ظاہری اسباب ووسائل کی کمی کے بدر کے میدان میں رسول اللہ ﷺ کی قیادت میں نکلے تو وہ کیا چیز تھی جس نے تین سو تیرہ کو ہزار کے مقابلے میں لا کھڑا کیا تھا وہ رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کی قبولیت کے حسی مظاہر تھے۔

کسی بھی میدان میں کامیابی اگر حاصل کرنا ہو تو واحد ذریعہ خدا کی مدد ہی ہے ورنہ مادی وسائل اور دست وبازو کی قوت وطاقت سے ہی سب کچھ حاصل ہو جاتا تو غزوۂ بدر میں فتح کافروں کی ہونی چاہیے تھی لیکن

اللہ سبحانہ وتعالی نے کائنات کے لوگوں کو اپنے پیارے حبیب ﷺ کی دعا کی قبولیت کا حسی مظاہرہ دکھانا مطلوب تھا اس لیے رب لم یزل نے بظاہر بے سروساماں مسلمانوں کی مدد کر کے قیامت تک کے آنے والے مسلمانوں کو یہ بات تسلیم کرنے کی عملی دعوت دے دی ہے کہ دیکھو میرے محبوب کی دعا کی قبولیت کا عملی مظاہرہ۔

جنگ سے قبل رسول اللہ ﷺ کی دعا اور اس کی قبولیت کے حسی مظاہر:

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ أَلْفٌ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثُمِائَةٍ وَتِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلاً فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ « اللَّهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ آتِ مَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ إِنْ تَهْلِكْ هَذِهِ الْعِصَابَةُ مِنْ أَهْلِ الإِسْلاَمِ لاَ تُعْبَدْ فِي الأَرْضِ ». فَمَازَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ مَادًّا يَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتَّى سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ مَنْكِبَيْهِ فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأَلْقَاهُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ الْتَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهِ. وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَذَاكَ مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ فَإِنَّهُ سَيُنْجِزُ

Vol.5 No.2 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

لَكَ مَا وَعَدَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّى مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ مُرْدِفِينَ) فَأَمَدَّهُ اللَّهُ بِالْمَلاَئِكَةِ. قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ فَحَدَّثَنِى ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِى أَثَرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ أَمَامَهُ إِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهُ وَصَوْتَ الْفَارِسِ يَقُولُ أَقْدِمْ حَيْزُومُ. فَنَظَرَ إِلَى الْمُشْرِكِ أَمَامَهُ فَخَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ أَنْفُهُ وَشُقَّ وَجْهُهُ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذَلِكَ أَجْمَعُ. فَجَاءَ الأَنْصَارِىُّ فَحَدَّثَ بِذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ « صَدَقْتَ ذَلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ ». فَقَتَلُوا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ وَأَسَرُوا سَبْعِينَ. قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا أَسَرُوا الأُسَارَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لأَبِى بَكْرٍ وَعُمَرَ « مَا تَرَوْنَ فِى هَؤُلاَءِ الأُسَارَى ». فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا نَبِىَّ اللَّهِ هُمْ بَنُو الْعَمِّ وَالْعَشِيرَةِ أَرَى أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُمْ فِدْيَةً فَتَكُونُ لَنَا قُوَّةً عَلَى الْكُفَّارِ فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُمْ لِلإِسْلاَمِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ« مَا تَرَى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ ». قُلْتُ لاَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَرَى الَّذِى رَأَى أَبُو بَكْرٍ وَلَكِنِّى أَرَى أَنْ تُمَكِّنَّا فَنَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ فَتُمَكِّنَ عَلِيًّا مِنْ عَقِيلٍ فَيَضْرِبَ عُنُقَهُ وَتُمَكِّنِّى مِنْ فُلاَنٍ نَسِيبًا لِعُمَرَ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَإِنَّ هَؤُلاَءِ أَئِمَّةُ الْكُفْرِ وَصَنَادِيدُهَا فَهَوِىَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَلَمْ يَهْوَ مَا قُلْتُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ قَاعِدَيْنِ يَبْكِيَانِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِى مِنْ أَىِّ شَىْءٍ تَبْكِى أَنْتَ وَصَاحِبُكَ فَإِنْ وَجَدْتُ بُكَاءً بَكَيْتُ وَإِنْ لَمْ أَجِدْ بُكَاءً تَبَاكَيْتُ لِبُكَائِكُمَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ « أَبْكِى لِلَّذِى عَرَضَ عَلَىَّ أَصْحَابُكَ مِنْ أَخْذِهِمُ الْفِدَاءَ لَقَدْ عُرِضَ عَلَىَّ عَذَابُهُمْ أَدْنَى مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ ». شَجَرَةٍ قَرِيبَةٍ مِنْ نَبِىِّ اللَّهِ ﷺ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (مَا كَانَ لِنَبِىٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِى الأَرْضِ) إِلَى قَوْلِهِ (فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلاَلاً طَيِّبًا) فَأَحَلَّ اللَّهُ الْغَنِيمَةَ لَهُمْ)11

حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ بدر کے دن مشرکین کی طرف دیکھا تو وہ ایک ہزار تھے اور آپ ﷺ کے صحابہ تین سو انیس تھے اللہ کے نبی ﷺ نے قبلہ کی طرف منہ فرما کر اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور اپنے رب سے پکار پکار کر دعا مانگنا شروع کر دی اے اللہ! میرے لئے اپنے کئے ہوئے وعدہ کو پورا فرمایا اے اللہ! اپنے وعدہ کے مطابق عطا فرما اے اللہ! اگر اہل اسلام کی یہ جماعت ہلاک ہوگئی تو زمین پر تیری عبادت نہ کی جائے گی آپ ﷺ برابر اپنے رب سے ہاتھ دراز کئے قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا مانگتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی چادر مبارک آپ ﷺ کے شانہ سے گر پڑی پس حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے آپ ﷺ کی چادر کو اٹھایا اور اسے آپ ﷺ کے کندھے پر ڈالا پھر آپ ﷺ کے پیچھے سے آپ ﷺ سے لپٹ گئے اور عرض کیا اے اللہ کے نبی آپ کی اپنے رب سے دعا کافی ہو چکی عنقریب وہ آپ ﷺ سے اپنے کئے ہوئے وعدے کو پورا کرے گا اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿ إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّى مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ مُرْدِفِينَ ﴾

جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول کی کہ میں تمہاری مدد ایک ہزار لگاتار فرشتوں سے کروں گا پس اللہ نے آپ ﷺ کی فرشتوں کے ذریعہ امداد فرمائی حضرت ابو زمیل نے کہا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ حدیث اس دن بیان کی جب مسلمانوں میں ایک آدمی مشرکین میں سے آدمی کے پیچھے دوڑ رہا تھا جو اس سے آگے تھا اچانک اس نے اوپر سے ایک کوڑے کی ضرب لگنے کی آواز سنی اور یہ بھی سنا کہ کوئی گھوڑ سوار یہ کہہ رہا ہے، اے حیزوم! آگے بڑھ پس اس نے اپنے آگے مشرک کی طرف دیکھا کہ وہ چت گرا پڑا ہے جب اس کی طرف غور سے دیکھا تو اس کا ناک زخم زدہ تھا اور اس کا چہرہ پھٹ چکا تھا، کوڑے کی ضرب کی طرح اور اس کا پورا جسم بند ہو چکا تھا۔ پس اس کا چہرہ پھٹ چکا تھا پس اس انصاری نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ ﷺ یہ واقعہ بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا تو نے سچ کہا یہ مدد تیسرے آسمان سے آئی تھی پس اس دن ستر آدمی مارے گئے اور ستر قید ہوئے ابو زمیل نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا جب قیدیوں کو گرفتار کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا تم ان قیدیوں کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو حضرت ابو بکر نے عرض کیا اے اللہ کے نبی ﷺ وہ ہمارے چچازاد اور خاندان کے لوگ ہیں میری رائے یہ ہے کہ آپ ﷺ ان سے فدیہ وصول کر لیں اس سے ہمیں کفار کے خلاف طاقت حاصل ہو جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ اللہ انہیں اسلام لانے کی ہدایت عطا فرما دیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابن خطاب آپ کی کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں! اللہ کی قسم اے اللہ کے رسول میری وہ رائے نہیں جو حضرت ابو بکر کی رائے ہے بلکہ میری رائے یہ ہے کہ آپ ﷺ انہیں ہمارے سپرد کر دیں تا کہ ہم ان کی گردنیں اڑا دیں عقیل کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کریں، وہ اس کی گردن اڑائیں اور فلاں آدمی میرے سپرد کر دیں۔ اپنے رشتہ داروں میں سے ایک کا نام لیا تا کہ میں اس کی گردن ماردوں کیونکہ یہ کفر کے پیشوا اور سردار ہیں پس رسول اللہ ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے کی طرف مائل ہوئے اور میری رائے کی طرف مائل نہ ہوئے جب آئندہ روز میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں بیٹھے ہوئے تھے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے بتائیں تو سہی کس چیز نے آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کے دوست کو رلا دیا پس اگر میں رو سکا تو میں بھی روؤں گا اور اگر مجھے رونا نہ آیا تو میں آپ ﷺ دونوں کے رونے کی وجہ سے رونے کی صورت ہی اختیار کر لوں گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اس وجہ سے رو رہا ہوں جو مجھے تمہارے ساتھیوں سے فدیہ لینے کی وجہ سے پیش آیا ہے تحقیق مجھ پر ان کا عذاب پیش کیا گیا جو اس درخت سے بھی زیادہ قریب تھا اللہ کے نبی ﷺ کے قریبی درخت سے بھی اور اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی (مَاکَانَ لِنَبِيٍّ اَنۡ يَكُونَ لَهُ) "یہ بات نبی کی شان کے مناسب نہیں ہے کہ اس کے قبضے میں قیدی رہیں (کافروں کو قتل کر کے) زمین میں کثرت سے خون (نہ) بہائے"۔ سے اللہ عزوجل کے قول "پس کھاؤ جو مال غنیمت تمہیں ملا ہے (کہ وہ تمہارے لئے) حلال طیب (ہے)۔ "پس اللہ نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لئے غنیمت حلال کر دی "۔

آپ کے لئے میدان بدر میں جو ایک خیمہ (العریش) بنایا گیا تھا اس میں پوری رات روتے ہوئے گذار دیا اور پوری رات الحاح وزاری کے ساتھ پروردگار عالم سے عرض کرتے رہے کہ اے اللہ آج قریش تکبر اور گھمنڈ کے ساتھ آئے ہیں، وہ تجھ کو چیلنج کرتے ہیں اور تیرے نبی کو جھٹلاتے ہیں پھر دعا کرتے کہ:

«اللَّهُمَّ أَنْجِزْ لِى مَا وَعَدْتَنِى اللَّهُمَّ آتِ مَا وَعَدْتَنِى اللَّهُمَّ إِنْ تَهْلِكْ هَذِهِ الْعِصَابَةُ مِنْ أَهْلِ الإِسْلاَمِ لاَ تُعْبَدْ فِى الأَرْضِ ».

اگر آج یہ مٹھی بھر جماعت فنا ہو گئی تو پھر روئے زمین پر تیری کوئی عبادت کرنے والا نہ ہو گا۔ اور بار بار یہی فرماتے رہتے:

« اللَّهُمَّ أَنْجِزْ لِى مَا وَعَدْتَنِى اللَّهُمَّ آتِ مَا وَعَدْتَنِى »

Vol.5 No.2 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

اے اللہ تونے مجھ سے جس چیز کا وعدہ کیا ہے وہ پورا فرما، اے اللہ !تری مدد کی ضرورت ہے یہی کہتے رہے حتیٰ کہ آپ کے کاندھوں سے چادر ڈھلک کر نیچے گر گئی حضرت ابو بکرؓ حاضر ہوئے اور اسے اٹھا کر آپ کے کاندھوں پر ڈالا اور (یقین کے ساتھ) عرض کیا، کہا کہ اے اللہ کے نبی !بس کیجئے ضرور اللہ آپ سے کئے ہوئے وعدے کو پورا کرے گا گویا جناب صدیق اکبرؓ نے رسول اللہ ﷺ کی دعا کی قبولیت کے حسی مظاہر کا نظارہ کر لیا تھا۔

اور پھر آپ کی دعاؤں کی قبولیت پر جو قرآن نے مہر تصدیق ثبت کی کہ جو جو دعا رسول اللہ ﷺ نے بدر کے میدان میں مانگی اللہ تعالیٰ نے اسے رہتی دنیا تک کے انسانوں کے لیے محفوظ کر دیا اور بالفاظ دیگر گویا حق تعالیٰ نے یہ فرما دیا کہ جس نے بھی میرے نبی ﷺ کی دعاؤں کی قبولیت کے حسی مظاہر کو دیکھنا ہو وہ قرآن کو دیکھے۔

رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کی قبولیت کے حسی مظاہر قران کی روشنی میں

﴿وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّاۗىِٕفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ۝ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ۝ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّىْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ مُرْدِفِيْنَ۝ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰي وَلِتَطْمَىِٕنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ۝ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ۝ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۝ اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰي قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ۝﴾12

"اور (اس وقت کو یاد کرو) جب خدا تم سے وعدہ کرتا تھا کہ (ابوسفیان اور ابوجہل کے) دو گروہوں میں سے ایک گروہ تمہارا (مسخر) ہو جائے گا۔ اور تم چاہتے تھے کہ جو قافلہ بے (شان و) شوکت (یعنی بے ہتھیار ہے) وہ تمہارے ہاتھ آجائے اور خدا چاہتا تھا کہ اپنے فرمان سے حق کو قائم رکھے اور کافروں کی جڑ کاٹ کر (پھینک) دے

تاکہ سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کر دے۔ گو مشرک ناخوش ہی ہوں جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول کرلی (اور فرمایا) کہ (تسلی رکھو) ہم ہزار فرشتوں سے جو ایک دوسرے کے پیچھے آتے جائیں گے تمہاری مدد کریں گے اور اس مدد کو خدا نے محض بشارت بنایا تھا کہ تمہارے دل سے اطمینان حاصل کریں۔ اور مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ بیشک خدا غالب حکمت والا ہے جب اس نے (تمہاری) تسکین کے لیے اپنی طرف سے تمہیں نیند (کی چادر) اُڑھا دی اور تم پر آسمان سے پانی برسا دیا تاکہ تم کو اس سے (نہلا کر) پاک کر دے اور شیطانی نجاست کو تم سے دور کر دے۔ اور اس لیے بھی کہ تمہارے دلوں کو مضبوط کر دے اور اس سے تمہارے پاؤں جمائے رکھے"

امت کے مونس و غمخوار آقا کی دعا قبول ہوئی آپ نے رب کی اجازت سے غلاموں کو خوشخبری سناتے ہوئے فرمایا گھبراؤ نہیں آگے بڑھو خدا کے ایک ہزار فرشتے تمہاری مدد کے لیے آرہیں ہیں

2.6 غزوہ احزاب کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ کی دعا کی قبولیت کے حسی مظاہر۔

جنگ احد کے بعد قریش، یہودی اور عرب کے دیگر بت پرست قبائل کے درمیان میں طے پایا کہ مل جل کر اسلام کو ختم کیا جائے۔ اس سلسلے میں پہلا معاہدہ قریش کے سردار ابوسفیان اور مدینہ سے نکالے جانے والے یہودی قبیلہ بنی نضیر کے درمیان میں ہوا۔ اس کے بعد بنی نضیر کے نمائندے نجد روانہ ہوئے اور وہاں کے مشرک قبائل 'غطفان' اور 'بنی سلیم' کو ایک سال تک خیبر کا محصول دے کر مسلمانوں کے خلاف جنگ پر آمادہ کیا۔ اسلام کے خلاف اس اتحاد کو قرآن نے احزاب کا نام دیا ہے۔ ان میں ابوسفیان کی قیادت میں 4000 پیدل فوجی، 300 گھڑ سوار اور 1500 کے قریب شتر سوار (اونٹوں پر سوار) شامل تھے۔ دوسری بڑی طاقت قبیلہ غطفان کی تھی جس کے 1000 سوار انینہ کی قیادت میں تھے۔ اس کے علاوہ بنی مرہ کے 400، بنی شجاع کے 700 اور کچھ دیگر قبائل کے افراد شامل تھے۔ مجموعی طور پر تعداد دس ہزار سے تجاوز کر گئی جو اس زمانے میں اس علاقے کے لحاظ سے ایک انتہائی بڑی فوجی طاقت تھی۔ یہ فوج تیار ہو کر ابوسفیان کی قیادت میں مسلمانوں سے جنگ کرنے کے لیے مدینہ روانہ ہو گئی۔

حضرت محمد ﷺ کو اس سازش کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے اصحاب سے مشورہ کیا۔ سلمان فارسی نے ایک دفاعی خندق کھودنے کا مشورہ دیا جو عربوں کے لیے ایک نئی بات تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یہ مشورہ پسند آیا چنانچہ خندق کی تعمیر شروع ہو گئی۔ مدینہ کے اردگرد پہاڑ تھے اور گھر ایک دوسرے سے متصل تھے جو ایک قدرتی دفاعی فصیل کا کام کرتے تھے۔

ایک جگہ کوہ عبیدہ اور کوہ راتج کے درمیان میں سے حملہ ہو سکتا تھا اس لیے وہاں خندق کھودنے کا فیصلہ کیا گیا۔

بیس دن میں خندق مکمل ہو گئی۔ جو تقریباً پانچ کلومیٹر لمبی تھی، پانچ ہاتھ (تقریباً سوا دو سے ڈھائی میٹر) گہری تھی اور اتنی چوڑی تھی کہ ایک گھڑ سوار جست لگا کر بھی پار نہ کر سکتا تھا۔

مسلمانوں کی تعداد 3000 کے قریب تھی جو پندرہ سال سے بڑے تھے اور جنگ میں حصہ لے سکتے تھے۔

ادھر قریش اپنا چار ہزار کا لشکر لیکر مدینہ پہنچے تو رومہ، جرف اور زغابہ کے درمیان مجمع الاسیال میں خیمہ زن ہوئے۔ اور دوسری طرف سے غطفان اور ان کے نجدی ہمسفر چھ ہزار کی نفری لے کر آئے تو احد کے مشرقی کنارے ذنب نقمی میں خیمہ زن ہوئے۔

اس کے بعد کو قریش اور یہود نے مل کر خندق عبور کرنے کی بہت زیادہ کوشش کی لیکن ہر بار ناکام و نامراد لوٹے اور دوسری جانب یہود نے قریش کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ ہمارا قیام کسی ساز گار اور موزوں جگہ پر نہیں ہے۔ گھوڑے اور اونٹ مر رہے ہیں۔ لہٰذا ادھر سے آپ لوگ اور ادھر سے ہم لوگ اٹھیں۔ اور محمد ﷺ پر حملہ کر دیں، لیکن یہود نے جواب میں کہلایا کہ آج سنیچر کا دن ہے۔ اور آپ جانتے ہیں کہ ہم سے پہلے جن لوگوں نے اس دن کے بارے میں حکم شریعت کی خلاف ورزی کی تھی انہیں کیسے عذاب سے دوچار ہونا پڑا تھا۔ اس طرح دونوں فریق کا اعتماد ایک دوسرے سے اٹھ گیا۔ ان کی صفوں میں پھوٹ پڑ گئی اور ان کے حوصلے ٹوٹ گئے۔ اس دوران رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرما رہے تھے:

(اللہم منزل الكتاب، سريع الحساب،اہزم الأحزاب، اللہم اہزمہم وزلزلہم)

(عَنْ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمْ الْأَحْزَابَ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ)13

ابن ابی خالد نے، کہا میں نے ابن ابی اوفیؓ سے سنا، کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے احزاب کے لیے بد دعا کی:

Vol.5 No.2 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمْ الْأَحْزَابَ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ

” اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے! حساب جلدی لینے والے! احزاب کو) مشرکین کی جماعتوں کو، غزوہ احزاب میں (شکست دے، انہیں شکست دیدے اور انہیں جھنجوڑ دے۔“

بالآخر اللہ نے اپنے رسول ﷺ اور مسلمانوں کی دعائیں سن لیں۔ چنانچہ مشرکین کی صفوں میں پھوٹ پڑ جانے اور بد دلی و پست ہمتی سرایت کر جانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان پر تند ہواؤں کا طوفان بھیج دیا۔ جس نے ان کے خیمے اکھیڑ دیئے، ہانڈیاں الٹ دیں، طنابوں کی کھونٹیاں اکھاڑ دیں، کسی چیز کو قرار نہ رہا اور اس کے ساتھ ہی فرشتوں کا لشکر بھیج دیا۔ جس نے انہیں ہلا ڈالا۔ اور ان کے دلوں میں رعب اور خوف ڈال دیا۔

اسی سرد اور کڑکڑاتی ہوئی رات میں رسول اللہ ﷺ نے سیدنا حُذیفہ بن یمان ؓ کو کفار کی خبر لانے کے لیے بھیجا۔ سیدنا حُذیفہ بن یمان ؓ ان کے محاذ میں پہنچے تو وہاں ٹھیک یہی حالت بپا تھی۔ اور مشرکین واپسی کے لیے تیار ہو چکے تھے۔ حضرت حذیفہ ؓ نے خدمتِ نبوی ﷺ میں واپس آ کر ان کی روانگی کی اطلاع دی۔

اور کہا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالی نے آپ کی دعا قبول کرلی ہے اور میں اپنی آنکھوں سے آپ ﷺ کی دعا کی قبولیت کے حسی مظاہر کو دیکھ آیا ہوں۔

2.7 سیدنا علی المرتضیٰ ؓ کے حق میں رسول اللہ ﷺ کی دعا کی قبولیت کے حسی مظاہر۔

سیدنا علی المرتضیٰ ؓ اولین اسلام لانے والوں میں شامل ہیں رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بھائی ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے داماد ہیں اور سیدنا علی ؓ کو ہجرت کی شب رسول للہ ﷺ کے بستر پر سونے کا شرف بھی حاصل ہوا ہے اور سیدنا علی المرتضیٰ ؓ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ ہیں لیکن اتنے سارے اعزازات اور فضائل کے باوجود جو رسول اللہ ﷺ کی دعا ان کے حصے میں آئی اور پھر اس دعا کی قبولیت کے مظاہر کو حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے محسوس کیا بلاشبہ اس اعزاز کو حاصل کرنے میں سیدنا علی المرتضیٰ ؓ کا کوئی سہیم و شریک نہیں ہے ۔

اور جو دعا رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی المرتضیٰ کے حق میں فرمائی رسول اللہ ﷺ کے تمام صحابہ اس بات کی خواہش اور تمنا رکھتے تھے کہ کاش میں اس دعا کا مصداق بن جاتا یا کاش یہ دعا میرے حق میں ہوتی کیونکہ اعزاز ہی بہت بڑا تھا اور دعا بھی بہت ہی بڑی تھی۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأْتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَ بَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ)[14]

سہل بن سعد ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ خیبر کے موقع پر بیان فرمایا کہ کل میں ایک ایسے شخص کو اسلامی علم دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عنایت فرمائے گا، راوی نے بیان کیا کہ رات کو لوگ یہ سوچتے رہے کہ دیکھیے علم کسے ملتا ہے، جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ کی خدمت میں سب حضرات (جو سر کردہ تھے) حاضر ہوئے، سب کو امید تھی کہ علم انہیں ہی ملے گا، لیکن آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ ان کی آنکھوں میں درد ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر ان کے یہاں کسی کو بھیج کر بلوالو، جب وہ آئے تو آپ ﷺ نے ان کی آنکھ میں اپنا تھوک ڈالا اور ان کے لیے دعا فرمائی، اس سے انہیں ایسی شفاء حاصل ہوئی جیسے کوئی مرض پہلے تھا ہی نہیں، چنانچہ آپ نے علم انہیں کو عنایت فرمایا۔ علی ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ان سے اتنا لڑوں گا کہ وہ ہمارے جیسے ہو جائیں (یعنی مسلمان بن جائیں) آپ نے فرمایا: ابھی یوں ہی چلتے رہو، جب ان کے میدان میں اترو تو پہلے انہیں اسلام کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ اللہ کے ان پر کیا حقوق واجب ہیں، اللہ کی قسم اگر تمہارے ذریعہ اللہ تعالیٰ ایک شخص کو بھی ہدایت دیدے تو وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں (کی دولت) سے بہتر ہے۔“

عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَيْبَرَ وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ فَقَالَ أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللَّهُ فِي صَبَاحِهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوهُ فَقَالُوا هَذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ)[15]

سلمہ بن اکوع ؓ نے بیان کیا کہ علی ؓ غزوہ خیبر کے موقع پر نبی کریم ﷺ کے ساتھ بوجہ آنکھ دکھنے کے نہیں آسکے تھے، پھر انہوں نے سوچا میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ میں شریک نہ ہو سکوں! چنانچہ گھر سے نکلے اور آپ کے لشکر سے جا ملے، جب اس رات کی شام آئی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے فتح عنایت فرمائی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کل میں ایک ایسے شخص کو علم دوں گا یا آپ ﷺ نے یوں فرمایا کہ کل) ایک ایسا شخص علم کو لے گا جس سے اللہ اور اس کے رسول کو محبت ہے یا آپ نے یہ فرمایا کہ جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عنایت فرمائے گا، اتفاق سے علی ؓ آگئے، حالانکہ ان کے آنے کی ہمیں امید نہیں تھی لوگوں نے بتایا کہ یہ ہیں علی ؓ۔ آپ ﷺ نے علم انہیں دے دیا، اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر خیبر کو فتح کرا دیا“۔

رسول اللہ ﷺ کے منہ سے نکلنے والے الفاظ اتنے عظیم تھے جیسا کہ مندرجہ بالا حدیث میں ہے جس رات رسول اللہ ﷺ نے یہ اعلان کیا ”کل میں ایک ایسے شخص کو علم دوں گا یا آپ ﷺ نے یوں فرمایا کہ کل) ایک ایسا شخص علم کو لے گا جس سے اللہ اور اس کے رسول کو محبت ہے یا آپ نے یہ فرمایا کہ جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عنایت فرمائے گا“۔

Vol.5 No.2 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

وہ رات تمام صحابہ کرام نے یہ باتیں کرتے ہوئے گزاری کہ دیکھتے ہیں کل جھنڈا کس خوش نصیب کو ملتا ہے اور ہر صحابی کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش اس خوش نصیبی کے لیے کل میرا نام نکل آئے حتیٰ کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی بھی یہ خواہش کرتے ہوئے نظر آئے کہ کاش یہ اعزاز اور خوش نصیبی میرے حصے میں آجائے۔

لیکن بقول شاعر: یہ منصب بلند ملا جس کو مل گیا　　　　ہر مدعی کے واسطے دار ورسن کہاں

اور پھر چشم فلک نے رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کی قبولیت کے حسی مظاہر کو نہ صرف محسوس کیا بلکہ دعا کی اس قبولیت کے مظاہر کو قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے نشانی بنا دیا کہ رسول اللہ ﷺ کی دعا سے نہ صرف سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں ٹھیک ہوگئی بلکہ ان کے ہاتھ پر اللہ رب العزت نے مسلمانوں کے فتح عظیم سے بھی ہمکنار فرمایا۔

2.8 رسول اللہ ﷺ کی دعا سے بارش برسنا اور صحابہ کرام کا رسول اللہ ﷺ کی دعا کی قبولیت کے حسی مظاہر کو محسوس کرنا:

اسی طرح اگر ہم رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کی قبولیت کے حسی مظاہر کی بات کریں تو جب آپ ﷺ مدینہ طیبہ میں مسجد نبوی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے تو دوران خطبہ جمعہ ایک سائل نے آکر سوال کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ دعا کریں اللہ تعالی بارش برسا دے تو آپ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور حضرات صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ کی دعا کی قبولیت کے حسی مظاہر کو دیکھا اور ہمارے ایمان کی تازگی کے لیے اسے بیان بھی کر دیا چنانچہ: (آپ نے دعا کی اور بارش ہوگئی)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی دعا کی قبولیت کے حسی مظاہر کو دیکھا وہ بیان کرتے ہیں کہ "بخدا کہیں دور دور تک آسمان پر بادل کا کوئی ٹکڑا نظر نہیں آتا تھا اور نہ کوئی اور چیز (ہوا وغیرہ جس سے معلوم ہو کہ بارش آئے گی) اور ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی مکان بھی نہ تھا (کہ ہم بادل ہونے کے باوجود نہ دیکھ سکتے ہوں) پہاڑ کے پیچھے سے ڈھال کے برابر بادل نمودار ہوا اور بیچ آسمان تک پہنچ کر چاروں طرف پھیل گیا اور بارش شروع ہوگئی، خدا کی قسم ہم نے سورج ایک ہفتہ تک نہیں دیکھا"۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتْ الْمَوَاشِي وَتَقَطَّعَتْ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ فَدَعَا اللَّهَ فَمُطِرْنَا مِنْ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِﷺ تَهَدَّمَتْ الْبُيُوتُ وَتَقَطَّعَتْ السُّبُلُ وَهَلَكَتْ الْمَوَاشِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ عَلَى ظُهُورِ الْجِبَالِ وَالْآكَامِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنْ الْمَدِينَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ)[16]

انس رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ جانور ہلاک ہوگئے اور راستے بند ہوگئے۔ آپ ﷺ نے دعا کی اور ایک ہفتہ تک بارش ہوتی رہی پھر ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ) بارش کی کثرت سے (گھر گر گئے راستے بند ہوگئے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے پھر کھڑے ہو کر دعا کی

اللهم على الآكام والظراب والأودية ومنابت الشجر

کہ اے اللہ! بارش ٹیلوں، پہاڑوں، وادیوں اور باغوں میں برسا) دعا کے نتیجہ میں (بادل مدینہ سے اس طرح پھٹ گئے جیسے کپڑا پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

2.9 رسول اللہ ﷺ کی دعا سے بارش کا تھم جانا اور صحابہ کرام کا رسول اللہ ﷺ کی دعا کی قبولیت کے حسی مظاہر کو محسوس کرنا۔

یہ تو تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے بارش کے لیے دعا فرمائی تو بارش شروع ہوگئی لیکن بارش اتنی زیادہ ہوئی کہ لوگوں کے لیے مسائل پیدا ہوگئے تو پھر ایک شخص دوسرے جمعہ کو اسی دروازے سے آیا۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے خطبہ دے رہے تھے، اس شخص نے پھر آپ کو کھڑے کھڑے ہی مخاطب کیا کہ یا رسول اللہ! (بارش کی کثرت سے) مال ومنال پر تباہی آگئی اور راستے بند ہوگئے۔ اللہ تعالی سے دعا کیجئے کہ بارش روک دے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی کہ یا اللہ اب ہمارے اردگرد بارش برسا ہم سے اسے روک دے۔ ٹیلوں پہاڑوں پہاڑیوں وادیوں اور باغوں کو سیراب کر۔ انہوں نے کہا کہ اس دعا سے بارش ختم ہوگئی اور ہم نکلے تو دھوپ نکل چکی تھی۔ شریک نے کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ یہ وہی پہلا شخص تھا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ هَلَكَتْ الْمَوَاشِي وَتَقَطَّعَتْ السُّبُلُ فَدَعَا فَمُطِرْنَا مِنْ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ تَهَدَّمَتْ الْبُيُوتُ وَتَقَطَّعَتْ السُّبُلُ وَهَلَكَتْ الْمَوَاشِي فَادْعُ اللَّهَ يُمْسِكْهَا فَقَامَ ﷺ فَقَالَ اللَّهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَالْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنْ الْمَدِينَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ)[17]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! مویشی ہلاک ہوگئے اور راستے بند ہوگئے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی تو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی پھر دوسرے جمعہ کو ایک شخص حاضر خدمت ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ) ! کثرت باراں سے بہت سے (مکانات گر گئے، راستے بند ہوگئے اور مویشی ہلاک ہوگئے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی کہ (اے اللہ! پہاڑوں ٹیلوں وادیوں اور باغات کی طرف بارش کا رخ کر دے۔) جہاں بارش کی کمی ہے (چنانچہ آپ ﷺ کی دعا سے بادل کپڑے کی طرح پھٹ گیا۔"

یعنی اللہ سبحانہ وتعالی نے بارش برسانے میں بھی اور بارش بند کروانے میں بھی اپنے حبیب ﷺ کی دعا کو نہ صرف قبول کیا بلکہ اہل ایمان نے رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کی قبولیت کے حسی مظاہر کو محسوس کیا۔

(عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَحَطَ الْمَطَرُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَدَعَا فَمُطِرْنَا فَمَا كِدْنَا أَنْ نَصِلَ إِلَى مَنَازِلِنَا فَمَا زِلْنَا نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ قَالَ فَقَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَصْرِفَهُ عَنَّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ السَّحَابَ يَتَقَطَّعُ يَمِينًا وَشِمَالًا يُمْطَرُونَ وَلَا يُمْطَرُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ)18

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! پانی کا قحط پڑ گیا ہے، اللہ سے دعا کیجئے کہ ہمیں سیراب کر دے۔ آپ ﷺ نے دعا کی اور بارش اس طرح شروع ہوئی کہ گھروں تک پہنچنا مشکل ہوگیا، دوسرے جمعہ تک برابر بارش ہوتی رہی۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر) دوسرے جمعہ

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

میں (وہی شخص یا کوئی اور کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ بارش کا رخ کسی اور طرف موڑ دے۔ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی کہ: اے اللہ ہمارے اردگرد بارش برسا ہم پر نہ برسا۔ انس سمـ نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ بادل ٹکڑے ٹکڑے ہو کر دائیں بائیں طرف چلے گئے پھر وہاں بارش شروع ہو گئی اور مدینہ میں اس کا سلسلہ بند ہوا۔

2.10 بیماری پر صبر کرنے والی عورت کے لیے رسول اللہ ﷺ کی دعا اور اس کی قبولیت کے حسی مظاہر

رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کی قبولیت کے حسی مظاہر کے واقعات میں ایک اہم واقعہ کہ جب ایک بیمار خاتون بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی اور اپنی بیماری کی سختی کا ذکر کیا اور آپ ﷺ سے دعا کی درخواست کی تو نہ صرف اس کے حق میں رسول اللہ ﷺ کی دعا قبول ہوئی بلکہ اہل ایمان نے رسول اللہ ﷺ کی دعا کی قبولیت کے حسی مظاہر کو محسوس کیا چنانچہ حدیث ملاحظہ فرمائیں:

(عن عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ هَذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ إِنِّي أُصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللَّهَ لِي قَالَ إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَكِ فَقَالَتْ أَصْبِرُ فَقَالَتْ إِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللَّهَ لِي أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ رَأَى أُمَّ زُفَرَ تِلْكَ امْرَأَةً طَوِيلَةً سَوْدَاءَ عَلَى سِتْرِ الْكَعْبَةِ)[19]

عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابن عباس سمـ نے کہا، تمہیں میں ایک جنتی عورت کو نہ دکھا دوں؟ میں نے عرض کیا کہ ضرور دکھائیں، کہا کہ ایک سیاہ عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئی اور کہا کہ مجھے مرگی آتی ہے اور اس کی وجہ سے میرا ستر کھل جاتا ہے۔ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیجئیے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو صبر کر تجھے جنت ملے گی اور اگر چاہے تو میں تیرے لیے اللہ سے اس مرض سے نجات کی دعا کر دوں۔ اس نے عرض کیا کہ میں صبر کروں گی پھر اس نے عرض کیا کہ مرگی کے وقت میرا ستر کھل جاتا ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے اس کی دعا کر دیں کہ ستر نہ کھلا کرے۔ نبی کریم ﷺ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور صحابیات کتنے خوش نصیب تھے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا زمانہ دیکھا اور آپ ﷺ کی دعاؤں کے مظاہر کو محسوس کیا اور مندرجہ بالا روایت میں ہم بھی رسول اللہ ﷺ کے دعا کی قبولیت کے حسی مظاہر کو محسوس کر سکتے ہیں

2.11 سیدہ ام سلیم کا اپنے بیٹے انس سمـ کے لیے دعا لینا اور آپ ﷺ کی دعا کی قبولیت کے حسی مظاہر۔

اس دعا میں بھی ہم رسول اللہ ﷺ کی دعا کی قبولیت کے حسی مظاہر کو محسوس کر سکتے ہیں۔

عَنْ أَنَسٍ سمـ قَالَ قَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ خَادِمُكَ أَنَسٌ ادْعُ اللَّهَ لَهُ قَالَ اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ)[20]

انس سمـ نے کہ میری والدہ (ام سلیم سمـ) نے کہا یارسول اللہ! انس سمـ آپ کا خادم ہے اس کے لئے دعا فرما دیں۔ آنحضرت ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ! اس کے مال و اولاد کو زیادہ کر اور جو کچھ تو نے اسے دیا ہے اس میں برکت عطا فرما"۔

آپ کی دعا کی برکت سے سیدنا انس سمـ نے سو سال سے بھی زیادہ عمر پائی اور انتقال کے وقت ان کی اولاد کی تعداد سو سے بھی زائد تھی اور ان کا باغ سال میں دو مرتبہ پھل دیتا تھا اور اس باغ میں ایک پھول تھا جس میں کستوری جیسے خوشبو آتی تھی۔ یہ تھا رسول اللہ ﷺ کی دعا کی قبولیت کا حسی مظاہر جو ان کی عمر، اولاد، اور مال میں برکت کے ذریعہ نمودار ہوا۔

2.12 سیدنا ابوہریرہ سمـ کی والدہ کے لیے رسول اللہ ﷺ کا دعا کرنا اور پھر دعا کی قبولیت کے حسی مظاہر کو عملاً محسوس کرنا:

جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ سمـ خود اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ مشرکہ تھیں اور میں انہیں اکثر اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتا تھا لیکن وہ نہ صرف اسلام کی دعوت کا انکار کرتی تھیں بلکہ وہ مجھے اور اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کو برا بھلا بھی کہتی تھیں ایک تو میری اماں نے حد کر دی تو مجھ سے برداشت نہ ہوا اور میں سیدھا بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ میری ماں کے لیے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ میری اماں کو ہدایت عطا فرمائے تو رسول اللہ ﷺ نے میری والدہ کے لیے دعا فرمائی اور میں نے آپ ﷺ کی دعا کی قبولیت کے حسی مظاہر کو محسوس کیا اپنی والدہ کی ہدایت کی شکل میں:

عن أَبُو هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ كُنْتُ أَدْعُو أُمِّى إِلَى الإِسْلاَمِ وَهِىَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَأَسْمَعَتْنِى فِى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا أَكْرَهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِى قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّى كُنْتُ أَدْعُو أُمِّى إِلَى الإِسْلاَمِ فَتَأْبَى عَلَىَّ فَدَعَوْتُهَا الْيَوْمَ فَأَسْمَعَتْنِى فِيكَ مَا أَكْرَهُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَهْدِىَ أُمَّ أَبِى هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ « اللَّهُمَّ اهْدِ أُمَّ أَبِى هُرَيْرَةَ ». فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِىِّ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا جِئْتُ فَصِرْتُ إِلَى الْبَابِ فَإِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ أُمِّى خَشْفَ قَدَمَىَّ فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ. وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ قَالَ فَاغْتَسَلَتْ وَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ وَأَنَا أَبْكِى مِنَ الْفَرَحِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْشِرْ قَدِ اسْتَجَابَ اللَّهُ دَعْوَتَكَ وَهَدَى أُمَّ أَبِى هُرَيْرَةَ. فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ خَيْرًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُحَبِّبَنِى أَنَا وَأُمِّى إِلَى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ وَيُحَبِّبَهُمْ إِلَيْنَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ « اللَّهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هَذَا يَعْنِى أَبَا هُرَيْرَةَ وَأُمَّهُ إِلَى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ وَحَبِّبْ إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِينَ ». فَمَا خُلِقَ مُؤْمِنٌ يَسْمَعُ بِى وَلاَ يَرَانِى إِلاَّ أَحَبَّنِى.)[21]

"حضرت ابوہریرہ سمـ نے کہا: کہ میں اپنی والدہ کو اسلام کی طرف بلاتا تھا اور وہ مشرک تھی۔ ایک دن میں نے اس کو مسلمان ہونے کو کہا تو اس نے رسول ﷺ کے حق میں وہ بات سنائی جو مجھے ناگوار گزری۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس روتا ہوا آیا اور عرض کیا کہ میں اپنی والدہ کو اسلام کی طرف بلاتا تھا وہ نہ مانتی تھی، آج اس نے آپ ﷺ کے حق میں مجھے وہ بات سنائی جو مجھے ناگوار ہے تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت کر دے۔ میں رسول اللہ ﷺ کی دعا سے خوش ہو کر نکلا۔ جب گھر پر آیا اور دروازہ پر پہنچا تو وہ بند تھا۔ میری ماں نے میرے پاؤں کی آواز سنی۔ اور بولی کہ ذرا ٹھہرا رہ۔ میں نے پانی کے گرنے کی آواز سنی غرض میری ماں نے غسل کیا اور اپنا کرتہ پہن کر جلدی سے اوڑھنی اوڑھی، پھر دروازہ کھولا اور بولی کہ اے ابوہریرہ! "میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں"۔ سیدنا ابوہریرہ سمـ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس خوشی سے روتا ہوا آیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! خوش ہو جایئے اللہ تعالیٰ نے ﷺ کی دعا قبول کی اور

JAHAN E TAHQEEQ جہانِ تحقیق
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت کی تو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور اس کی صفت کی اور بہتر بات کہی۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اللہ عزوجل سے دعا کیجئے کہ میری اور میری ماں کی محبت مسلمانوں کے دلوں میں ڈال دے۔ اور ان کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! اپنے بندوں کی یعنی ابوہریرہ اور ان کی ماں کی محبت اپنے مومن بندوں کے دلوں میں ڈال دے اور مومنوں کی محبت ان کے دلوں میں ڈال دے۔ پھر کوئی مومن ایسا پیدا نہیں ہوا جس نے میرے بارے میں سنا یا مجھے دیکھا ہو اور میرے ساتھ محبت نہ کی ہو"۔

یہ تھے رسول اللہ ﷺ کی دعا کی قبولیت کے حسی مظاہرہ جسے سیدنا ابوہریرہ نے محسوس کیا اور اسی خوشی میں ان کی آنکھوں سے خوشی سے آنسو جاری ہوگئے۔

2.13 سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے دعا لیتے ہیں اور آپ ﷺ کی دعا کی قبولیت کے حسی مظاہر کو بیان کرتے ہیں۔

جناب جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے والد جناب عبد اللہ رضی اللہ عنہ میدان احد میں شہید ہوجاتے ہیں اور انکے ذمہ کافی قرضہ تھا اور جناب جابر اپنے والد کی قرض کی ادائیگی کی وجہ سے کافی پریشان تھے تو ایک اسی پریشانی کے عالم میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوتے ہیں اور اپنا مدعا بیان کرتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں مژدہ جاں فزا سناتے کہ کہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں میں آپکے لیے اللہ رب العزت سے دعا کروں گا اور آپ کی پریشانی ختم ہو جائے گی تو جناب جابر رسول ﷺ کی دعا کی قبولیت کے حسی مظاہر کو یوں بیان کرتے ہیں۔

عن جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِي حُقُوقِهِمْ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يَقْبَلُوا تَمْرَ حَائِطِي وَيُحَلِّلُوا أَبِي فَأَبَوْا فَلَمْ يُعْطِهِمْ النَّبِيُّ ﷺ حَائِطِي وَقَالَ سَنَغْدُو عَلَيْكَ فَغَدَا عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ وَدَعَا فِي ثَمَرِهَا بِالْبَرَكَةِ فَجَدَدْتُهَا فَقَضَيْتُهُمْ وَبَقِيَ لَنَا مِنْ تَمْرِهَا)[22]

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ان کے والد) عبد اللہ رضی اللہ عنہ (احد کے دن شہید کر دیئے گئے تھے۔ ان پر قرض چلا آ رہا تھا۔ قرض خواہوں نے اپنے حق کے مطالبے میں سختی اختیار کی تو میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے ان سے دریافت فرمالیا کہ وہ میرے باغ کی کھجور لے لیں۔ اور میرے والد کو معاف کر دیں۔ لیکن قرض خواہوں نے اس سے انکار کیا تو نبی کریم ﷺ نے انہیں میرے باغ کا میوہ نہیں دیا۔ اور فرمایا کہ ہم صبح کو تمہارے باغ میں آئیں گے۔ چنانچہ جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ ہمارے باغ میں تشریف لائے۔ آپ ﷺ درختوں میں پھرتے رہے۔ اور اس کے میوے میں برکت کی دعا فرماتے رہے۔ پھر میں نے کھجور توڑی اور ان کا تمام قرض ادا کرنے کے بعد بھی کھجور باقی بچ گئی۔

3. حال بحث:

یہ تھی رسول اللہ ﷺ کی دعا کی قبولیت کے حسی مظاہر کی شاندار مثال کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی دعا کی برکت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے کھجوروں کے باغ میں اتنی برکت عطا فرمائی کہ میں نے سارے لوگوں کو ان کا قرضہ بھی ادا کر دیا اور باقی میں میرے پاس تیس وسق کھجوریں بچ گئیں اور اگر ہم آج کے دور کے مطابق حساب لگائیں تو ایک وسق 130 کلو گرام تیس وسق 3900 کلو گرام کل کھجور 97 من بنتی ہے سبحان اللہ۔

حوالہ جات وحواشی

1 الاعراف ،7: 23
2 البخاري ، محمد بن اسماعيل ،الجامع الصحيح المسند من امور رسول الله ﷺ في سننہ وايامہ، كتاب التفاسير بَاب { يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ }حديث رقم 4821
3 الدخان 44:10
4 الدخان 44:16
5 اعظمی، عبد المصطفیٰ، سیرتِ مصطفی، ناشر مکتبہ المدینہ، باب المد ینہ کراچی، صفحہ508
6 القشيرى،مسلم بن الحجاج بن مسلم، ابوالحسين،الامام ، كتاب الجهاد والسير باب ما لقي النبي ﷺ من أذى المشركين والمنافقين : 3231
7 البخاري ، محمد بن اسماعيل ،الجامع الصحيح، كِتَاب الْجِهَادِ وَالسِّيَرِبَاب الدُّعَاءِ لِلْمُشْرِكِينَ بِالْهُدَى لِيَتَأَلَّفَهُمْ ،ح :2937
8 أبو الفرج عبدالرحمن بن علي بن محمد جمال الدين، مؤرخ وموسوعي وأديب عراقي تاريخ عمر بن الخطاب ابن جوزی ص 11
9 ترمذی ابواب المناقب: مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب 209/2
10 البخاري ، محمد بن اسماعيل ،الجامع الصحيح ،كتاب فضائل المدينة باب كراهية النبي ﷺ أن تعرى المدينة حديث رقم 1803
11 القشيری ،مسلم بن الحجاج ،الامام ،ابی الحسن ،الجامع الصحيح، باب الإِمْدَادِ بِالْمَلاَئِكَةِ فِى غَزْوَةِ بَدْرٍ وَإِبَاحَةِ الْغَنَائِمِ ح: 4687
12 الانفال 8 :11-6
13 البخاری ، محمد بن اسماعيل ،الجامع الصحيح ،كتاب الدعوات، بَاب الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ ح: 6392
14 البخاری ، محمد بن اسماعيل ،الجامع الصحيح ، كِتَاب فَضَائِلِ الصحابة، بَابُ مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الْقُرَشِيِّ الْهَاشِمِيِّ أَبِي الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،رقم الحديث :3701
15 البخاری ، محمد بن اسماعيل ،الجامع الصحيح، كِتَاب فَضَائِلِ الصحابة، بَابُ مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الْقُرَشِيِّ الْهَاشِمِيِّ أَبِي الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،رقم الحديث :3702
16 البخاری ، محمد بن اسماعيل ،الجامع الصحيح ، كِتَابُ الِاسْتِسْقَاءِ بَابُ إِذَا اسْتَشْفَعُوا إِلَى الإِمَامِ لِيَسْتَسْقِيَ لَهُمْ لَمْ يَرُدَّهُمْ ح : 1014

17 البخاری ، محمد بن اسماعیل ،الجامع الصحیح ، كِتَابُ الِاسْتِسْقَاءِ بَابُ إِذَا اسْتَشْفَعُوا إِلَى الإِمَامِ لِيَسْتَسْقِيَ لَهُمْ لَمْ يَرُدَّهُمْ ح : 1016

18 البخاری ، محمد بن اسماعیل ،الجامع الصحیح ، كِتَابُ الِاسْتِسْقَاءِ بَابُ إِذَا اسْتَشْفَعُوا إِلَى الإِمَامِ لِيَسْتَسْقِيَ لَهُمْ لَمْ يَرُدَّهُمْ ح : 1017

19 البخاری ، محمد بن اسماعیل ،الجامع الصحیح ، بَاب فَضْلِ مَنْ يُصْرَعُ مِنَ الرِّيحِ ح : 5652

20 البخاری ، محمد بن اسماعیل ،الجامع الصحیح ، بَاب دَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهِ بِطُولِ الْعُمُرِ وَبِكَثْرَةِ مَالِهِ ح :6344

21 القشیری ،مسلم بن الحجاج ،الامام ،ابی الحسن ،الجامع الصحیح كِتَابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ الله تَعَالَى عَنهُم بَاب مِنْ فَضَائِلِ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ح:6396

22 البخاری ، محمد بن اسماعیل ،الجامع الصحیح،كتاب الاستقراض بَاب إِذَا قَضَى دُونَ حَقِّهِ أَوْ حَلَّلَهُ فَهُوَ جَائِزٌ ح : 2395